

پورا اندازہ ہے، پھر اپنی حیثیت بھی ٹھیک ٹھیک سمجھا جاتا ہے۔ دونوں چیزیں برابر رکھ کر انھیں تولتے ہوئے کہتا ہے، میں تو اس قابل نہیں کہ محبوب مجھے قتل کرے، البتہ مرنا ضروری ہے، لہذا اس کی کوئی اور تدبیر کر لینی چاہیے۔ لطف یہ کہ کوئی تدبیر معین نہیں کی، سننے والے کو موقع دے دیا کہ جتنی تدبیریں اس کے ذہن میں آسکتی ہیں، لے آئے۔ ان تدبیروں میں نہ ہر کھا کر مرنے، ڈوب جانے کسی بلندی سے نیچے گرنے وغیرہ ہر قسم کی تدبیریں شامل ہیں۔ انھیں غیر معین چھوڑ دینے سے شعر میں ایک نیا لطف پیدا ہو گیا۔

بعض اصحاب نے کہا ہے کہ غالب کا یہ شعر نظیری کے اس شعر سے ماخوذ ہے۔

آں شکارم من کہ لائق ہم بہ کشتن نیستم  
شرم می آید مرا ز انکس کہ صیاد من است

میں وہ شکار ہوں کہ مارے جانے کے بھی لائق نہیں، مجھے اس شخص سے

شرم آتی ہے، جو میرا شکاری بنے۔

ظاہر ہے کہ دونوں شعروں میں حقیقت کوئی مناسبت نہیں۔ ایک شخص کہتا ہے کہ میں مارے جانے کے بھی قابل نہیں، لہذا مجھے اپنے صیاد سے شرم آتی ہے اور یہ ایک عام شعر ہے، جس کا تغزل محل نظر ہے۔ دوسرا کہتا ہے کہ میں محبوب کے ہاتھوں مارے جانے کے لائق تو نہیں رہا۔ پھر دل سے خطاب کرتا ہے کہ مرنے کی کوئی اور ہی تدبیر کرنی چاہیے۔

۴۔ لغات شش حبت : چھ طرفین یعنی دائیں بائیں آگے پیچھے

اور پیچھے، اس سے مراد ہے۔ عالم، کائنات۔

تشریح :- کائنات کے منہ پر آئینے کا دروازہ کھلا ہوا ہے، یعنی پوری کائنات کے سامنے آئینہ رکھا ہے۔ یہاں ناقص اور کامل، کھوٹے اور کھرے کے درمیان کوئی امتیاز اور کوئی فرق باقی نہیں رہا۔

آئینے کی خاصیت یہی ہے کہ جس چیز کا عکس اُس میں پڑے اسے بے کم و کاست